اسلام اور عیسائیت

پرانٹرنیٹ کے ذریعے ہونے والا ایک دلچسپ مکالمہ

شریکِ مکالمہ: ماریہ، اشفاق احمد خٹک اور پروفیسر ہیمپ

ماریہ: آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

خٹک: مجھے بھی آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

ماریہ: دوستی کریں گے..........؟

خٹک: کیوں نہیں، کیا حال ہے؟

ماریہ: ٹھیک ہوں، کیا کرتے ہیں؟

خٹک: پاکستان میں رہتا ہوں، عمر 27 سال، محنت کرتا ہوں اور آپ کیا کرتی ہیں؟

ماریہ: جرمن نژاد ہوں (امریکی شہری) فلاڈلفیا کے قریب ایک دیہات میں رہتی ہوں، عمر 22 سال ہے، طالبہ ہوں۔

خٹک: مجھے کیسے جانتی ہیں؟

ماریہ: آپ کا ایک پریسٹ (پادری) سے کچھ عرصہ پہلے انٹرنیٹ پر ہونے والا ایک مکالمہ مجھے (انگریزی ترجمے کی صورت میں) کچھ دن پہلے یہاں فلاڈلفیا میں موصول ہوا۔

خٹک: اوہ! تو گویا آپ کا بھی مسلمان ہونے کا ارادہ ہے۔

ماریہ: بالکل نہیں، میں نے مسلمانوں کا اصل چہرہ دیکھ لیا ہے۔

خٹک: یعنی کہ آپ کے پاس کچھ دلائل ہیں۔

ماریہ: جی ہاں

خٹک: پیش کیجیے۔

ماریہ: یہ پورا ہی غلط ہے،اس میں کون سی بات درست ہے؟

خٹک: کیا آپ نے اسے پورا پڑھا ہے؟

ماریہ: نہیں میں گمراہ نہیں ہونا چاہتی۔ اس مکالمے کو پڑھ کر بہت سے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں، میں اتنے دنوں سے آپ سے چیٹ کرنا چاہتی ہوں۔ آپ وقت طے کر کے خود غائب ہو جاتے ہیں۔

خٹک: دراصل میرے Chat کے اوقات میرے ہاتھ میں نہیں، بجلی فراہم کرنے والا محکمہ اور ٹیلی فون ایکسچینج والے مقرر کرتے ہیں۔ یہ پاکستان ہے بی بی، امریکہ نہیں۔ چلیں اب میں سامنے ہوں، مجھے آپ سے ہمدردی ہے، کہئے کیا کہنا چاہتی ہیں؟

ماریہ: ہمدردی کیسی اور کیوں؟

خٹک: اگر آپ کے سامنے ایک کم عقل بچہ آگ میں کود جائے تو آپ کیا کریں گی؟

ماریہ: بچانے کی کوشش کروں گی، میں کوئی مسلمان تو نہیں۔

خٹک: بس یوں سمجھئے کہ میں بھی آپ کو بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ میرے پاس ''میں نہ مانوں'' کا کوئی علاج نہیں۔ اگر کوئی دلیل ہے تو بیان کیجئے۔

ماریہ: دیکھئے بائبل میں آیت نمبر Matthew، 24:424:5,24:24

ترجمہ: خدا فرماتا ہے کہ ''خیال رکھنا کوئی تمہیں دھوکہ نہ دے دے (جھوٹے) میرے نام سے آئیں گے اور دعویٰ کریں گے کہ میں عیسیٰ ہوں۔ بہت سے جھوٹے پیغمبر ظاہر ہوں گے اور دھوکہ دیں گے۔''

''جھوٹے عیسیٰ اور جھوٹے پیغمبر ظاہر ہوں گے، بڑی نشانیاں لے کر آئیں گے اور اگر ممکن ہوا تو چن بھی لئے جائیں گے۔ (یعنی مان لئے جائیں گے)''

خٹک: جی ہاں! ایسا ہے، نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی تصدیق اسلام بھی کرتا ہے۔ چند دنوں پہلے ایک اور جھوٹا دعویدار یوسف کذاب جیل میں قتل ہو گیا۔ نبوت کے جھوٹے دعویداروں کی ایک فہرست ہے میرے پاس ....اگر آپ چاہیں تو پیش کروں؟ اب آپ کہیں گی یہ اشارے محمد ﷺ کی طرف ہیں؟ آپ یہ دیکھیں کہ ان آیات میں کیا لکھا ہے؟ کیا محمد ﷺ نے کبھی عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ محمد ﷺ کی اپنی ایک شناخت ہے۔ یہ آیات محمد عربی ﷺ کی طرف نہیں بلکہ یوسف کذاب جیسے نبوت کے دعویدار کیلئے ہیں۔ آپ میرے (مذکورہ بالا) مکالمے کو پڑھ

لیں۔اس میں بائبل ہی کی وہ آیات دکھائی گئی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی طرف واضح اشارے ثبوت کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔

ماریہ: میں نہیں مانتی اگر ایسا ہے تو میں بائبل کو ہی نہیں مانتی (توہین آمیز انداز میں)

خٹک: لگتا ہے کہ آپ میرا وقت ضائع کرنا چاہتی ہیں۔آپ کم عقل ہیں۔اس وقت نیو یارک اور فلاڈلفیا میں رات کے ساڑے آٹھ بج رہے ہیں، اگر آپ نہ مانیں اور یہ دعویٰ کریں کہ دن کے ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں تو کوئی کیسے مانے گا؟ آپ کے ماننے یہ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ماریہ: آپ ثابت کردیں تو مان لوں گی۔میرے استاد بھی لائن پر آچکے ہیں ان سے بات کریں؟

خٹک: جی جی! ضرور کریں گے، چلیں کانفرنس کر لیتے ہیں۔لیکن ایک وقت میں آپ دونوں میں سے ایک بات کرے گا، آپ میری اور پریسٹ کی گفتگو پڑھنا شروع کریں اور جہاں آپ گمراہ ہونے لگیں وہاں چھوڑ دیں، اگر آپ گمراہ ہوگئیں تو میں ذمہ دار ہوں۔

ماریہ: ٹھیک ہے، گفتگو مجھے دیجئے۔

خٹک: وصول کیجئے۔

ماریہ: وصول ہوگئی، ہیمپ سے بات کریں انہوں نے اس گفتگو کا کئی بار مطالعہ کیا ہے۔

ہیمپ: ہاں! تو دہشت گرد آج پکڑا گیا۔

خٹک: خوش آمدید ہیمپ صاحب، کیا حال ہیں؟

ہیمپ: ٹھیک ہوں اور آپ کیسے ہیں؟ امریکیوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟

خٹک: اگر ہدایت پالیں تو دنیا کی بہترین قوم ہیں۔میں ان کی ٹیکنالوجی سے تو بہت متاثر ہوں، ان کے کلچر سے بالکل نہیں۔

ہیمپ: دنیا کی ہر دہشت گردی کے پیچھے مسلمانوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔

خٹک: کیا ہٹلر مسلمان تھا؟ جاپانیوں پر ایٹم بم مارنے والے مسلمان تھے؟

ہیمپ: آپ ہمیں آگ اور پتھر کے زمانے میں کیوں لے جانا چاہتے ہیں؟

خٹک: میں امریکیوں سے بڑی محبت کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ وہ اور ترقی کریں۔خود تجربات کرکے وقت ضائع کرنے کی بجائے رسول اللہ ﷺ کے سو فیصد درست سائنسی طریقے اپنائیں۔ہیمپ صاحب! اگر برا نہ مانیں تو کچھ تعارف کرائیں اپنا اور میرے تعارف کے لئے میرا صفحہ

www.ashfaq.20m.com دیکھئے۔

ہیمپ: آپ کا صفحہ میں دیکھ چکا ہوں۔ میں ہیمپ ہوں، عمر 42 سال، شادی شدہ، ہسپانوی نژاد امریکی شہری، ماریہ کا استاد، کیمیا میں پی ایچ ڈی ہوں۔

خٹک: جب آپ نے کیمیا پڑھی ہے تو آپ کو تو فوراً اسلام قبول کر لینا چاہئے۔

ہیمپ: اسلام تو کالے لوگوں کا مذہب ہے، میں تو گورا ہوں اور کیمیا ایک جدید علم ہے جبکہ قرآن تو بہت پرانی کتاب ہے اور آپ لوگ اسے اپ ڈیٹ بھی نہیں کرنے دیتے۔

خٹک: آپ غلط فہمی کا شکار ہیں، اسلام میں نہ کالے گورے کی تمیز ہے نہ زبان اور شہریت کی، باقی رہی قرآن فائنل کو اپ ڈیٹ Update کرنے کی بات تو جناب قرآن فائنل ہے۔ جبکہ آپ لوگ آہستہ آہستہ وہاں پہنچ رہے ہیں جہاں قرآن و حدیث بہت پہلے پہنچ چکے ہیں۔ قرآن میں لکھی ہوئی باتیں غلط ہی نہیں تو ہم کس طرح اپ ڈیٹ کریں؟ اس میں ایسی کون سے بات ہے جسے سائنس دان ثبوت کے ساتھ رد کر سکتے ہیں؟ اس میں سب کچھ درست ہے، یہ فائنل ایڈیشن ہے۔ ہمارا مذہب بہت ایڈوانس ہے۔ امریکہ بھی آہستہ آہستہ قرآن تک پہنچ رہا ہے۔

ہیمپ: میں عیسائی نہیں، روشن خیال امریکی ہوں۔ جناب! اور قرآن کو آئے ہوئے کم و بیش ڈیڑھ ہزار سال ہو چکے ہیں۔ اس زمانے میں کیمیا کوئی باقاعدہ علم نہیں تھا۔ ذرا سوچ کر بات کریں۔

خٹک: سوچ کر ہی بول رہا ہوں۔ آج آپ نے کیا پڑھایا ہے؟

ہیمپ: ڈالٹن کا ایٹمی نظریہ صبح پڑھایا تھا۔

خٹک: جب آپ نے ڈالٹن کا ایٹمی نظریہ پڑھا تو آپ نے اسے سمجھا کیوں نہیں؟ (مسکراتے ہوئے) لگتا ہے کہ امریکہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری نااہل افراد کو بھی مل جاتی ہے۔

ہیمپ: (ہنستے ہوئے) جی ہاں، ویسے پاکستان میں ڈگریاں دو سو ڈالرز میں بکتی ہیں، آپ نے کتنے ڈالر میں پی ایچ ڈی کیا؟

خٹک: (مسکراتے ہوئے) میں نے کیا ہی نہیں۔ میرے پاس دو سو ڈالر کہاں ہیں؟

ہیمپ: ڈالٹن کے ایٹمی نظریے کا اسلام سے کیا تعلق؟

خٹک: سائنس کی ہر بات کا تعلق اسلام سے ہوتا ہے۔ ڈالٹن نے 1808ء میں ایٹمی نظریہ پیش کیا۔ جس کا دوسرا نکتہ اسلامی تعلیمات کو تسلیم کرتا ہے کہ ایٹم پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی انسان کے بس میں

نہیں۔

ہیمپ: جی ہاں

خٹک: زمین میں مادے کی مقدار 6x1024 کلوگرام ہے۔تو بتائیں کہ اتنی مقدار میں ایٹم کس نے پیدا کر دیئے؟

ماریہ: عیسیٰؑ نے۔

خٹک: ماریہ بی بی! آپ کو بات کرنے سے پہلے اجازت لینا چاہئے تھی۔خیر....تو آپ ذرا بتایئے کہ جب عیسٰیؑ پیدا ہوئے تو وہ زمین پر پیدا ہوئے تھے یا نہیں؟ زمین عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے موجود تھی۔عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بہت معجزے دیئے تھے۔لیکن دنیا عیسٰی علیہ السلام نے پیدا نہیں کی اور نہ ہی میں نے ایسی کوئی بات بائبل میں پڑھی ہے۔آپ پہلے بائبل مقدس کا مطالعہ کریں اور پھر گفتگو کریں۔

ہیمپ: ماریہ تم خاموش رہو اور صرف سنو (یعنی دیکھو کہ کیا کہا جا رہا ہے)

خٹک: (مسکراتے ہوئے) نہیں ہیمپ صاحب! اسے کہنے دیں، ویسے آپ انہیں چپ نہیں کرا سکتے۔لگتا ہے مارک ٹیون نے خواتین کے متعلق ٹھیک ہی کہا ہے کہ ''عورتوں کو خاموش کرنے کی کوشش کرنے والے مرد ہی احمق ہوتے ہیں۔''

ہیمپ: (ہنستے ہوئے) کیا زبردست بات کی ہے اور وہ بڑے صحیح موقعے پر۔

ماریہ: مسلمان بڑے ظالم ہیں، دیکھو تو...ان کے یہاں عورتوں کو بولنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔

خٹک: بہن جی! مارک ٹیون مسلمان نہیں ایک غیر مسلم دانشور تھا۔میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ بولیں لیکن غیر ضروری نہیں۔

ہیمپ: مسلمان ٹھیک کہتا ہے، غیر ضروری بات مت کرو۔

خٹک: تو جناب! ڈالٹن صاحب کے نظریے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زمین کو انسان نے نہیں بنایا۔ آپ یہ بات پہلے بھی جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ انسان اس زمین کا ذہین ترین جاندار ہے۔تو جنات پر آپ لوگ یقین نہیں رکھتے۔تو پھر یہ زمین چاند سورج کس نے بنا دیئے؟

ہیمپ: امریکی سائنسدانوں نے بہت سے کام کئے ہیں۔نئے عناصر تیار کئے ہیں۔پہلے بہت کم عناصر تھے اور اب دیکھیں۔

خٹک: دریافت شدہ عناصر میں سے 92 فیصد عناصر قدرتی طور پر پائے جاتے ہیں۔ آپ مجھے وہ تجربہ دکھادیں جس میں زمین بنائی گئی ہے۔

ہیمپ: نہیں، آپ ٹھیک کہتے ہیں، اسے بنایا نہیں گیا، یہ پہلے سے موجود سورج کا ایک ٹھنڈا ہو جانے والا ٹکڑا ہے، لیکن یار پھر سورج کہاں سے آیا؟

خٹک: کوئی شئے خود نہیں بنتی۔ کوئی نہ کوئی بناتا ہے اور اس کائنات کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔

ہیمپ: شاید آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی تو ہے، لیکن جناب! انسان نے بہت سے عناصر تیار کر لئے ہیں۔

خٹک: جی ہاں! سائنسدانوں نے پہلے سے موجود عناصر کی تابکاری کے ذریعے ''تیار کئے ہیں'' ''پیدا'' نہیں کئے۔

ہیمپ: جی ہاں! یقیناً اللہ (کا وجود) ہے۔ قرآن کی کیا ضرورت تھی؟

خٹک: جناب! جب کوئی سائنسدان کوئی آلہ بناتا ہے تو اس آلے کا صحیح استعمال سکھانے کیلئے کوئی کتاب بھی ساتھ دیتا ہے۔ انسان بھی اللہ تعالیٰ کی ایک تخلیق ہے اور خالق نے زندگی گزارنے کیلئے اسے کتابیں دیں، ان کتابوں میں صحیح زندگی گزارنے کے طریقے تھے۔

ہیمپ: وہ کتابیں کہاں گئیں؟ آپ کے پاس ہیں؟

خٹک: انسان نے انہیں تبدیل کرلیا۔ ان میں تحریف کی گئی، ان کی آیات ناقابل بھروسہ ہو گئیں۔ اس کے Update ایڈیشن آتے رہے اور پھر ایک فائنل ایڈیشن آیا۔ اس فائنل ایڈیشن کا نام قرآن ہے۔ یہ محمد ﷺ پر نازل ہوئی، اسے بدلنا ممکن نہیں، تحریف کی گنجائش ہی نہیں، یہ کتاب پچھلی کتابوں کی آمد کی بھی تصدیق کرتی ہے۔

لائن منقطع ہوگئی اور دوبارہ رابطہ کرنے میں چند منٹ لگے، اس دوران ہیمپ اور ماریہ کی گفتگو

ہیمپ: ماریہ! مسلمان کی بات مجھے درست لگی ہے۔

ماریہ: مجھے پہلے ہی پتا تھا، یہ مسلمان ماہر نفسیات ہے، بڑا چالاک ہے۔ آپ بھی گمراہ ہوتے جارہے ہیں، یہ برین واش کرنے کا ماہر ہے۔

ہیمپ: میں بغیر ثبوت کے کوئی بات نہیں مانتا، سائنسدان ہوں کوئی بچہ نہیں۔

ماریہ: اگر مسلمان سامنا کر سکتا تو یوں اچانک خدا حافظ کہے بغیر کیوں بھاگ گیا۔

رابطہ بحال ہو گیا اور دوبارہ رابطہ کر کے مذکورہ چار سطریں ہیمپ سے لیں

خٹک: معافی چاہتا ہوں، ٹیلی لائن میں شور کے باعث دوبارہ بھی منقطع ہو سکتی ہے۔

ہیمپ: تو شکایت کر کے ٹھیک کروائیے، ہیلپ لائن نمبر دوں؟

خٹک: یہاں ہم جیسوں کی شکایت کوئی نہیں سنتا، یہ امریکا نہیں پاکستان کے شہر کراچی کا علاقہ اورنگی ٹاؤن ہے۔

ہیمپ: Wonderful (بہت خوب!)

خٹک: بات دوبارہ شروع کیجیے۔

ہیمپ: پریسٹ سے گفتگو کے دوران آپ نے محمد ﷺ نامی کسی شخص کا ذکر کیا ہے۔ ان کا کیا تعارف ہے؟

خٹک: آپ کیمیا دان ہیں۔ جب آپ کسی عنصر کا ایٹمی نمبر معلوم کر سکتے ہیں تو اس کا مقابلہ کاربن کے سب سے ہلکے ہم جاء سے کرتے ہیں جس کا ایٹمی نمبر 6 ہے اور ایٹمی کیت 12 ہے۔ یعنی اس کا ماڈل مان لیا گیا ہے اور باقی سب عناصر کو کاربن کے مقابلے میں جانچتے ہیں۔ کیا ایسا ہی ہے؟

ہیمپ: جی ہاں!

خٹک: تو جناب اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو صحیح طریقے سے زندگی گزارنے کیلئے قرآن نازل فرمایا۔ اس پر عمل کرنا انسان کا کام ہے۔ اب قرآن کے اصولوں کے 100 فیصد مطابق زندگی گزارنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو چن لیا۔ ان پر ہی یہ کتاب نازل ہوئی اگر محمد ﷺ عمل نہ کرتے تو انسان قرآن کو ناقابل عمل کہتے۔ گویا وہ ہمارے رہبر اور ہمارے لئے عمل کا ایک معیار اور نمونہ ہیں۔ ان کے تمام طریقے سائنس کے اصولوں کے عین مطابق ہیں یا دوسرے لفظوں میں سائنس وہ علم ہے جس کی بات جب ثابت ہوتی ہے تو وہ اسلامی اصولوں کے عین مطابق نکلتی ہے۔

ہیمپ: ذرا وضاحت کریں، آپ کا قیمتی وقت لے رہا ہوں۔

خٹک: دیکھیے.... آپ سائنس دانوں کا کہنا تھا کہ جس گلاس میں کوئی پانی پی لے آپ اس کو دھولیں اور پانی پی لیں۔ ورنہ گلاس کے جس حصے سے پینے والے کے ہونٹ بچ ہوئے تھے وہاں سے جراثیم اگلے شخص تک پہنچ جائیں گے اور جو بیماری پہلے شخص کو تھی وہ دوسرے کو ہو جائے گی، کیا آپ اس

بات کو مانتے ہیں....؟

ہیمپ: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

خٹک: لیکن ہم اسی گلاس میں پانی پیتے ہیں، بغیر دھوئے، بس پینے کا طریق کار محمد ﷺ کا ہوتا ہے، ہم اس سے بیمار نہیں ہوتے۔

ہیمپ: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

خٹک: ہوتا یہی ہے۔ آپ کے سائنسدانوں کو چند سال پہلے معلوم ہوا کہ جوٹھا پانی پینے والا امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

ہیمپ: کیسے؟

خٹک: سائنسدان کہتے ہیں کہ پہلے شخص کے ہونٹوں سے جب جراثیم دوسرے شخص کے جسم میں منتقل ہوتے ہیں تو ان جراثیم کا مقابلہ ہو جاتا ہے۔ جس سے دونوں قسم کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں اور صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ ان اندھے سائنسدانوں کے دماغ میں آخر کار وہ بات بیٹھ ہی گئی، جس کا حکم ہمارے رسول ﷺ نے آج سے **1400** سال پہلے ہی دے دیا تھا۔ یاد رہے کہ جراثیم انسان کو خوامخواہ بیمار نہیں کرتے جب تک انہیں حکم نہ ملے۔ سائنس ذرا اور **Update** (اپ ڈیٹ) ہو گئی۔ قرآن پہلے ہی **Final Update** ہے۔

ہیمپ: ہاں کچھ جراثیم کرتے ہیں اور کچھ نہیں، میں نے میڈیکل سائنس نہیں پڑھی، لیکن اتنا جانتا ہوں کہ جراثیم انسان کو بیمار کرتے ہیں، صفائی ضروری ہے، اس لئے تو میں جراثیم کش صابن سے نہاتا ہوں۔

خٹک: اسلام میں صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اور یہ بہت ضروری ہے، لیکن جراثیم خود کسی کو بیمار نہیں کرتے، انہیں جب تک آرڈر نہ ملے۔

ہیمپ: جراثیم بھلا کس کی بات سنتے ہیں؟

خٹک: جس نے انہیں پیدا کیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں؟

ہیمپ: میں کیسے مان لوں؟

خٹک: آپ مجھے اس سوال کا جواب دیں کہ ہمارے یہاں گندگی صاف کرنے والے صاحبان جہاں گندے پانی میں سانس روکے بغیر، کسی حفاظتی لباس کے بغیر ڈوب کر گٹر صاف کر دیتے ہیں۔ وہ نہ

تو کسی جراثیم کش صابن سے نہاتے ہیں اور نہ ہی جراثیم سے ڈرتے ہیں وہ جراثیم میں ڈوب کر کام کرتے ہیں، لیکن بیمار نہیں ہوتے، بلکہ مجھ سے زیادہ موٹے اور صحت مند ہوتے ہیں۔ یہ بتائیں کہ جراثیم انہیں کیوں بیمار نہیں کرتے؟ مرض اور شفاء اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جراثیم تو ایک محکوم مخلوق ہیں اس کی، باتیں تو ختم نہیں ہوتیں، ڈاکٹر کہیں گے کہ مرض کے خلاف مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔

ہیمپ: ٹھیک ہے۔ یعنی جراثیم خود مختار نہیں بلکہ اللہ کا حکم مانتے ہیں۔ اب میں پاکستان ضرور جاؤں گا، لیکن یار میں امریکی ہوں، مسلمان دہشت گرد مجھے مار ہی نہ ڈالیں؟

خٹک: (مسکراتے ہوئے) پاکستان نہ آئیں۔ یہاں تحفظ عام شہری کیلئے نہیں ہوتا۔ مسلمان کبھی کسی بے گناہ کو نہیں مارتے، پڑوسی ملک کا کوئی ایجنٹ آپ کو مار دے گا، پھانسی مجھے ہوگی اور بدنام مسلمان ہوں گے۔ ویسے بھی آپ کی حکومت مسلمان ملکوں پر حملے کا بہانہ تلاش کرتی ہے۔ آپ کی حکومت کا مشورہ بھی یہی ہے۔

ہیمپ: آپ امریکہ کیوں نہیں آجاتے؟ کیا امریکی گورے لوگ پسند نہیں؟

خٹک: سوچوں گا، امریکی عوام بہت اچھے اور معصوم ہیں، مجھے ان کی ایک بات بہت پسند ہے، ان میں ''میں نہ مانوں'' والے بہت کم ہیں اور امریکی مسلمانوں میں منافق بہت کم ہیں۔ میڈیا زہر اگلنا بند کردے تو روزانہ ایک ہزار کی بجائے ایک لاکھ مسلمان ہوں۔

ہیمپ: میں اب قرآن کا مطالعہ شروع کر رہا ہوں۔ دوبارہ کب ملیں گے؟ آپ کی Chat Timings کیا ہیں۔

خٹک: جب لوڈ شیڈنگ ختم ہو، فون لائن میں شور نہ ہو۔

ہیمپ: Wonderful (بہت خوب)

خٹک: ان شاء اللہ ملاقات ہوتی رہے گی، ماریہ کو سمجھائیں۔

ہیمپ: (مسکراتے ہوئے) ارے یار ''میں نہ مانوں'' کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ آپ کہتے ہیں تو کوشش کروں گا، لڑکیوں میں عقل کہاں ہوتی ہے یار۔

ماریہ: ہاں ہاں! عقل تو ساری مردوں میں ہوتی ہے نا، خیر یہ امریکہ ہے، اظہار رائے کی مکمل آزادی ہے؟

خٹک: (مسکراتے ہوئے) آپ لوگوں سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ حافظ

ہیمپ: مجھے بڑی خوشی ہوئی (سچے) مسلمان بہت اچھے ہوتے ہیں۔اللہ حافظ

ماریہ: (مسکراتے ہوئے) لیکن مجھے بالکل خوشی نہیں ہوئی ،لیکن پھر بھی Good by۔

کچھ دنوں کے بعد دوبارہ رابطہ ہوا

ہیمپ: کیا حال ہے جناب؟

خٹک: اللہ کا رحم وکرم ہے،ٹھیک ہوں ،اپنی سنایئے؟

ہیمپ: ہم کاربن کا ماڈل مان کر دوسرے عناصر کا ایٹمی نمبر معلوم کرتے ہیں، لیکن اللہ نے محمد ﷺ کو کیوں ماڈل بنایا ہے؟ اللہ کو اس سے کیا فائدہ ہے؟

خٹک: جناب! اللہ تعالیٰ نے اس دنیا سے ہمیں منتقل کرکے دو میں سے ایک جگہ بھیجنا ہے۔اب وہ ہمیں جانچنے کیلئے اس دنیا میں بھیجتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ ڈیوٹی دے دی ہے کہ وہ دیکھیں کہ کون ہے جو محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتا ہے اور کون ہے جو نہیں چلتا؟ فرشتے ہر آدمی کا عمل خواہ چھوٹا ہو یا بڑا،نوٹ کر لیتے ہیں۔

ہیمپ: کس لئے؟اور اتنی بڑی ہارڈ ڈسک کہاں ہے جس میں اتنا ڈیٹا سیو ہو سکے؟

خٹک: آپ فرشتوں کے قد سے واقف نہیں ،ڈیٹا سیو رہتا ہے اور یہ ڈیٹا کبھی ضائع نہیں ہوسکتا۔(ہولی قرآن،سورۃ کہف آیت: 49) اور دوسری بات کہ کس لئے؟ تو بھائی! انعام اس کو ملتا ہے جو انعام دینے والے کو پسند ہو اور جو سچے مسلمان ہوں وہ اسے پسند ہیں اور جو اسے پسند نہیں، انہیں وہ جہنم میں ڈال دے گا ہمیشہ کیلئے وہاں آگ میں جلتا رہے گا۔

ہیمپ: تھوڑی دیر میں مر جائے گا۔

خٹک: نہیں جناب! موت ایک ایسی نعمت ہے جو آپ کو صرف یہاں میسر ہوگی ،جہنمی آگ دیکھتے ہی موت مانگیں گے لیکن موت نہیں آئے گی ،زندگی کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔ بلکہ جسے ہم موت کہتے ہیں دراصل یہ ہماری زندگی کا خاتمہ نہیں ،یہاں سے ہمیں شفٹ کر دیا جائیگا۔

ہیمپ: کہاں؟

خٹک: صرف دو آپشن ہیں ۔جنت یا جہنم ....

آپ نے ایک کا انتخاب کرنا ہے، ویسے ان دونوں جگہوں کے بارے میں تو آپ نے سنا ہی ہوگا۔کہاں جانا

پسند کریں گے؟

ہیمپ: کہیں نہیں، آپ تو بہت چالاک ہیں، کوئی طریقہ (Trick) بتائیں، جنت نہ بھی ملے کہیں اور نکال دو، میرے پاس پچاس ہزار ڈالر ہیں آپ لے لیں۔

خٹک: یار وہاں جنت کیلئے تو ایک ہی طریقہ ہے، وہ ہے پوری طرح اسلام کی قبولیت۔

ٹیلی فون میں شور کے باعث انٹرنیٹ لائن منقطع ہوگئی، دوبارہ کنیکٹ ہونے میں تین منٹ لگے

ہیمپ: ویسے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا ہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں، یہ بتائیں یہ شیعہ، وہابی اور سنی کون لوگ ہیں؟

خٹک: آپ ان لوگوں کی بات پر کان نہ دھریں، لگتا ہے آپ کو کچھ پاکستانی ٹکر گئے ہیں۔

ہیمپ: جی ہاں! آپ کون ہیں؟

خٹک: ایسی باتیں کرنے والے پاکستانیوں سے دور رہیں۔ جو آپ سے ایسی باتیں کرے اس سے کہیں کہ میں ویسا مسلمان ہوں جیسے محمد ﷺ کے سچے پیروکار تھے۔

یاہو مینجر: آپ کی دوست ماریہ لائن پر ہیں۔

ہیمپ: ماریہ لائن پر آ گئی ہے۔

خٹک: خوش آمدید ماریہ! کیا حال ہیں؟

ماریہ: ٹھیک ہوں، آپ کی آواز بہت ہلکی آ رہی ہے۔ آیئے اس دوسرے (بات چیت والے) کمرے میں۔

ہیمپ: ماریہ آج کچھ بدلی ہوئی سی لگ رہی ہے۔

خٹک: مجھے بھی یہی لگتا ہے۔

ماریہ: میں نے پریسٹ والی بات چیت پڑھ لی ہے۔ ویسے آپ ٹھیک کہتے ہیں، لیکن میں اپنے ماں باپ کے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتی۔

خٹک: آپ پر کوئی زبردستی نہیں۔ میں اپنا فرض پورا کر رہا ہوں۔ آج کیا پڑھا ہے؟

ماریہ: آگ کے رنگوں کا مطالعہ کیا ہے کیمیا میں۔

خٹک: بہت اچھا کیا، کیا آپ کو پتہ ہے کہ آگ کی تپش مختلف ہوتی ہے اور رنگ بھی مختلف ہوتے ہیں؟

ماریہ: جی ہاں۔

خٹک: بغیر دھویں والی آگ زیادہ تپش والی ہوتی ہے یا دھویں والی؟

ماریہ: جس آگ کا دھواں نہ ہو اس کی تپش تیز ہوتی ہے۔

خٹک: سائنسدانوں کو کب معلوم ہوا؟

ہیمپ: معلوم نہیں لیکن شاید پچھلی صدی میں۔ آگ مختلف رنگ اور مختلف تپش رکھتی ہے۔

خٹک: اسلام میں تپش والی آگ کا ذکر بہت پہلے آ چکا ہے۔ ایک مخلوق کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ (سورۃ رحمٰن: 15) آگ کی تپش کے مختلف ہونے کا ثبوت اسلام بہت پہلے دے چکا ہے۔ جہنم کی آگ تیز تپش والی آگ ہوتی ہے، جس کا دھواں نہیں ہوگا اور اس آگ کا اگر اس دنیا کی آگ سے مقابلہ کیا جائے تو اس آگ میں جلنے والے کو نیند آ جائے گی۔ بتایئے اگر قرآن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی کتاب ہے تو اسے یہ بات کس نے بتائی۔ کیا آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے انسان آگ کے متعلق اتنا علم رکھتا تھا۔ اب آپ بتایئے کہ ترقی سائنس نے کی یا اسلام Update ہوا؟ جناب! اسلام Most Advance (بہت ترقی یافتہ) اور Final ہے۔ اور سائنس اب Update ہو رہی ہے۔

ہیمپ: میں اس کتاب کا مطالعہ ضرور کروں گا، ویسے کیا اس آگ سے ہم توانائی حاصل کر سکتے ہیں؟

خٹک: اس آگ کی توانائی گناہگاروں کو جلانے پر ہی خرچ ہوگی۔ مسلمان جنت میں ہوں گے۔ وہاں کی زندگی عیش و آرام میں ہوگی اور موت کبھی نہیں آئے گی۔ میں نے کہا نا کہ موت کا جو مطلب عام طور پر لیا جاتا ہے اس کا کوئی وجود نہیں۔ ہم نے ہمیشہ زندہ رہنا ہے۔ اس موت کے بعد ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے اور موت دوبارہ نہیں آئے گی۔ آپ (یعنی ہیمپ صاحب) اگر پوری طرح مسلمان ہو گئے تو ان شاء اللہ جنت میں جائیں گے اور وہاں اللہ تعالیٰ اونچی عمارتوں میں آپ کو جگہ دیں گے۔ وہاں عیش و آرام ہمیشہ کیلئے ہوگا۔ ماریہ جیسے نافرمان لوگوں کا ٹھکانہ ایسی ہی آگ ہے جس کی تمازت دنیا کی آگ سے ستر گنا زائد ہوگی۔

ماریہ: میں اس آگ سے بچ کیسے سکتی ہوں؟

خٹک: مسلمان ہو کر۔

ماریہ: مسلمان تو چار چار شادیاں کرتے ہیں، آپ نے کتنی شادیاں کی ہیں؟

خٹک: (مسکراتے ہوئے) ایک کا ارادہ ہے فی الحال، اور چار کی اجازت ہر ایرے غیرے کونہیں، جو حقوق ادا کر سکے وہ کر لے۔

ماریہ: اسی لئے تو امریکی قوانین ایک سے زیادہ شادی کی اجازت نہیں دیتے۔

خٹک: امریکی قوانین تو اپنے شہریوں کو بے وقوف بنانے کیلئے بنائے جاتے ہیں۔ ان قوانین پر میں نے جب بھی تنقید کی ہے، آپ کے امریکی اخبارات نے اسے شائع کرنے سے ہمیشہ معذرت کی ہے کہ ''آپ کا موقف درست ہے لیکن......

ہیمپ: جناب! امریکی قوانین اپنے شہریوں کی آسانی کیلئے بنائے جاتے ہیں اور ان کی باقاعدہ منظوری لینی پڑتی ہے۔ قوانین درست نہ ہوں تو رد (Reject) کر دیئے جاتے ہیں۔

خٹک: کیا خوب بے وقوف بنایا ہے! بتایئے عورت کو آوارگی کی ترغیب دینے کا قانون امریکیوں کے مفاد میں کیسے ہو گیا؟

ماریہ: عورت کا جسم عورت کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے وہ اس سے جو چاہے کرے، آپ لوگ ایسا کیوں نہیں کرتے؟

خٹک: ایک پستول آپ کی ملکیت ہے، آپ جسے چاہیں ماردیں۔ ہم وہاں بہت پہلے پہنچ چکے ہیں جہاں آپ لوگ ابھی آہستہ آہستہ آرہے ہیں۔

ہیمپ: کیا مطلب؟

خٹک: بطور سائنسدان اس قانون کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا امریکی ایڈز، کینسر، جیسی لاتعداد بیماریوں کا باعث بننے والا قانون اپنے لئے بہتر سمجھتے ہیں؟ کتنے معصوم لوگ ہیں امریکہ کے!

ہیمپ: کبھی نہیں، ایڈز تو زیادہ تر پھیلتا ہی اس سے ہے، لیکن میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔ میں کیمیا دان ہوں، میں نے میڈیکل نہیں پڑھی۔

خٹک: کیا عیسائیت میں زنا جائز ہے؟

ہیمپ: نہیں، زنا تو شاید کسی مذہب میں بھی جائز نہ ہو۔

خٹک: جب سائنسدان اس کے حق میں نہیں، مسلمان، عیسائی، یہودی اس کے حق میں نہیں تو پھر یہ قانون کیوں بنایا گیا ہے؟

یہ قانون بھی عجیب ہے کہ نکاح کر کے خاتون کے حقوق ادا کرنا چاہیں تو آپ ایک رکھ سکتے ہیں اور بغیر نکاح خواتین کی توہین و حق تلفی کرنا چاہیں تو جتنی مرضی رکھ لیں۔ بتائیں اس وقت امریکہ میں خواتین کی تعداد مردوں کے مقابلے میں کتنی ہے؟

ہیمپ: صحیح معلوم نہیں لیکن خواتین امریکی آبادی کا 55 فیصد ہیں۔

خٹک: اگر امریکی حکومت نے اس قانون کو تبدیل نہ کیا تو 45 فیصد مرد 45 فیصد عورتوں سے شادی کر لیں گے پھر باقی 10 فیصد خواتین کس سے شادیاں کریں گی؟ یعنی کہ ایک مرد خواتین کے حقوق ادا کرنا چاہتا ہے لیکن امریکی قانون اسے حق تلفی پر مجبور کر رہا ہے۔

ہیمپ: آپ امریکہ کیوں نہیں آ جاتے؟ آپ کو ابھی تک امریکی پاسپورٹ جاری کیوں نہیں ہوا؟ تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

خٹک: فارم بھر دیئے ہیں، تصویریں بنوالی ہیں اور ابھی فارم اور فیس جمع نہیں کروائی۔

ہیمپ: امریکی کمپنیاں دیوالیہ کیوں ہو رہی ہیں؟

خٹک: یہ تو آپ اپنی حکومت سے پوچھیں، بنیادی وجوہ میں سے سود ایک اہم ترین ریزن ہے۔ سود نہ تو عیسائیت میں جائز ہے، نہ اسلام میں اور نہ ہی اس سے معیشت چلا کرتی ہے، شیئر ہولڈر کمپنیوں کو سود پر قرضہ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسے مال کو گھٹا دیتا ہے اور کمپنی دیوالیہ ہو جاتی ہے۔ دیکھنا..... ایک ایک کر کے سب کمپنیاں بیٹھ جائیں گی۔

ہیمپ: کیا سود کے بغیر معیشت چل سکتی ہے؟ میرے پاس تین لاکھ ڈالر کے شیئرز ہیں۔ ان کا کیا کروں، منافع تو گھر بیٹھے ملتا ہے۔

خٹک: جی ہاں سود کے بغیر معیشت اس سے زیادہ ہوگی اور اپنے شیئرز والی کمپنی کے متعلق معلوم کریں کہ کیا کرتی ہے؟ ترجیحاً کوئی اور کام کریں، ملازمت تو آپ کر ہی رہے ہیں۔

ہیمپ: کیا آپ ایسا نظامِ معیشت ترتیب دے سکتے ہیں جو سود سے پاک ہو؟ اس کے چلنے کی کیا گارنٹی ہوگی؟

خٹک: میں تو نہیں لیکن ہمارے یہاں ایسے علماء موجود ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں، لیکن آپ کی حکومت ایسا کرنے نہیں دے گی اور جہاں تک بات ہے گارنٹی کی تو اس سے پوچھیں (جس نے موجودہ نظام کی گارنٹی دی ہے) کہ یہ کمپنیاں کیوں دیوالیہ ہو رہی ہیں؟

ہیمپ: یار میں کل ہی سارے شیئرز فروخت کر دوں گا۔ یہ بتائیں کہ میں مکمل مسلمان ہو چکا ہوں یا نہیں؟

خٹک: دل سے مسلمان ہو چکے ہے، زبان سے اقرار کر لیں، ذرا میرے الفاظ (کلمہ طیبہ) دہرائیں۔

کلمہ طیبہ کا صحیح تلفظ پڑھوانے میں آٹھ منٹ لگے

ہیمپ: (کلمہ پڑھ لینے کے بعد) اس کا مطلب کیا ہے؟

خٹک: ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔'' مبارک ہو، آپ مسلمان ہو چکے ہیں اور آج کے بعد میرے بھائی ہیں، اپنی زوجہ کو بھی اسلام کی دعوت دیں۔

ماریہ: یہ آپ اچھا نہیں کر رہے، میں پولیس کو اطلاع کر دوں گی۔

خٹک: جمہوریت میں ایسا ہوتا ہے، امریکی قوانین میں مذہب تبدیل کرنا کوئی جرم نہیں، آپ بے شک اطلاع کر دیں۔ آپ کہیں تو پولیس کا ایمرجنسی ٹیلی فون نمبر آپ کو دوں؟ ہو سکتا ہے آپ بھول گئی ہوں، بات چیت کے دروازے کھلے ہیں، اللہ آپ کو ہدایت دے۔

ہیمپ: میرا فیصلہ صحیح ہے، بڑا سوچ سمجھ کر مسلمانیت (یعنی اسلام) قبول کیا ہے۔ یار مسلمان بھائی! کیا میں مسلمان ہو گیا ہوں؟

ٹیلی فون میں شور کے باعث لائن منقطع ...دوبارہ کنیکٹ ہونے سے پہلے بجلی غائب

خٹک: جی ہاں! ہو تو گئے لیکن آپ مزید کہیں ''ایمان لایا اللہ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور ...... ہیمپ صاحب! معاف کیجئے! لائن میں کچھ مسئلہ تھا...لائن منقطع ہو گئی اور ایک گھنٹے بعد آپ نہیں ہیں۔ آپ مرکزی جامع مسجد کے خطیب کے پاس چلے جائیں اور وہاں سے مزید رہنمائی حاصل کریں اور اگر وہاں کوئی پاکستانی آپ کو شیعہ و سنی کے چکر میں الجھائے تو ایسے پاکستانیوں سے دور رہیں' یا پھر اپنا ایڈریس اور فون نمبر بتا دیں، اللہ ہم سب کو ہدایت دے۔

یاہو میسنجر: جو پیغام آپ بھیج رہے ہیں وصول کنندہ اس وقت لائن پر نہیں ہیں۔ تاہم جیسے ہی وہ لائن پر آئیں گے آپ کا پیغام ان تک پہنچ جائے گا۔ (بشکریہ: روزنامہ ''اسلام'')